راسخ العقیدہ قدیم عالم دین ہونے کے باوجود وقت کے تقاضوں کو بھی خوب پہچانتے تھے۔ یہی وجہ ہے "ندوۃ المصنفین" کی خدمات کو بڑی قدر و منزلت کی نظر سے دیکھتے تھے اور شوق و ذوق سے اس کی خدمت کرتے تھے۔ اب سے اٹھارہ سال پہلے ادارے کے کام کے سلسلے میں حیدرآباد جانا ہوا تو حکیم صاحب مرحوم نے بڑی محبت و شفقت سے ہماری حوصلا افزائی فرمائی تھی۔ جگہ جگہ خود تشریف لے جاتے تھے اور ادارے کے مقاصد کی اہمیت واضح کرتے تھے، اس زمانے کے اسٹیٹ کے وزیر اعظم نواب صاحب چھتاری اور فائنس منسٹر غلام محمد صاحب مرحوم ہی کے واسطے سے تفصیلی ملاقاتیں ہوئی تھیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کے مراتب بلند فرمائے۔ اب اس وضع و انداز کے بزرگوں کو آنکھیں ڈھونڈتی ہی رہیں گی۔

مونٹ ریل سے مولانا سعید احمد کا جو تازہ مکتوب راقم الحروف کے نام آیا ہے اگرچہ وہ نجی ہے مگر اس کا ایک ٹکڑا اس لئے شائع کیا جا رہا ہے کہ قارئینِ بُرہان کا ربط مولانا سے اسی طرح قائم رہے اور مولانا اُن کے ذائقہ کو بدلنے کی کوشش نہ فرمائیں۔

ابھی آپ کا خط ملا۔ علالت کا حال معلوم ہو کر بڑی تشویش ہو گئی۔ میں نے آپ سے وہاں بھی کہا تھا اور اب پھر میں آپ کو تاکید کرتا ہوں کہ تمام کام چھوڑ کر مقدم یہ ہے کہ آپ آل انڈیا میڈیکل انسٹی ٹیوٹ میں اپنا مکمل میڈیکل امتحان کرائیے اور پھر جو کچھ وہ لوگ کہیں اس پر عمل کیجئے اس کے بعد نینی تال وغیرہ کا قصد کرنا مفید ہوگا۔ خدا کے فضل و کرم سے آپ کے قویٰ بہت اچھے ہیں، کثرتِ کار، ہجومِ مشاغل اور آلام روزگار کی وجہ سے صحت کے نظام میں جہاں کہیں خرابی آ گئی ہوگی میڈیکل امتحان سے اس کا سراغ مل جائے گا اور اس کی دیکھ بھال شروع ابھی میں کر لی جائے گی تو مکمل اطمینان ہو جائے گا۔ بھائی حفظ الرحمٰن اسی بے پروائی کا شکار ہو گئے، اسے بہت ضروری سمجھئے اور فوراً امتحان کرائیے خودکشی بلا واسطہ ہو یا بالواسطہ بہرحال حرام ہے۔ مجھکو تو واقعہ یہ ہے یہاں آکر پتہ چلا کہ صحت، حسن اور جوانی کیا چیز ہے۔ جسے دیکھئے سرخ و سفید، شگفتہ و شاداب، تندرست و توانا، آب و ہوا بہترین، غذائیں اعلیٰ اور خالص، نہ مچھر نہ مکھی نہ مٹی نہ دھواں نہ گرد و غبار، نہ کہیں غلاظت نہ گندگی، ہر چیز ٹپ ٹاپ اور صاف ستھری، زندگی کا معیار اتنا اونچا ہے کہ یونیورسٹی کا ایک ایک طالب علم بھی اپنے کمرہ میں ٹیلیفون، ریڈیو سٹ، ریفریجریٹر، برقی چولھے، ہیٹر اور صوفہ سٹ رکھتا ہے اور اس کے غسل خانہ میں بیک وقت سرد و گرم پانی کے نل ہوتے ہیں۔ بڑی بڑی کاروں کا کوئی حد و حساب اور شمار ہی نہیں ہے۔ چپراسی، بہرا، خانساماں اور مزدور و قلی کا کہیں وجود نہیں ہر شخص اپنا کام خود کرتا ہے، یونیورسٹی میں چائے کی ایک پیالی بھی درکار ہوتی ہے تو بڑے سے بڑا پروفیسر خود کھانے کے کمرہ میں جاکر چائے بنائے گا اور خود پیالی دھو دھا اور کپڑے سے پونچھکر الماری میں رکھیگا۔

حکیم محمد اسماعیل صاحب کے انتقال کی خبر سے بڑا صدمہ ہوا، مرحوم نے بڑی تکالیف اٹھائیں، اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے۔ میرا یہاں کام ۱۵ اپریل تک ختم ہو جائے گا، اس طرح خدا نے چاہا تو اپریل ۴۶ء کے آخری یا مئی کے پہلے ہفتہ میں واپس پہونچ جاؤں گا۔ انسٹی ٹیوٹ کی لائبریری بڑی شاندار ہے۔ صرف اسلامیات پر اور وہ بھی صرف مطبوعہ کتابیں بیس ہزار سے زیادہ ہیں اور تعداد برابر بڑھ رہی ہے۔ علی گڈھ میں میرا مطالعہ بہت کم رہ گیا تھا۔ اس موقع سے فائدہ اٹھاکر مختلف فنون کا مطالعہ خوب کر رہا ہوں۔ یہاں بڑی بات یہ ہو کہ آپ کتنا ہی کام کریجئے تھکن بالکل نہیں ہوتی اور نہ جی گھبراتا ہے اس لئے اس زمانہ میں کتاب تو کوئی نہ لکھی جا سکے گی۔ البتہ کئی کتابوں کا مواد جمع ہو جائے گا اور اس